99630 ـ بالغ نوجوان لڑکیوں کے ترانے اور نظمیں و اشعار پڑھنا

سوال

کیا چودہ برس اور اس سے زائد عمر کی لڑکی کے لیے بچوں کے لیے نظمیں اور ترانے پڑھنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بالغ لڑکی وغیرہ کے لیے چھوٹے بچوں کے ترانے اور نغمے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ عادات میں اصل اباحت ہے، نہ تو اس میں کوئی نہی وارد ہے، بلکہ اس میں مصلحت و منفعت پائی جاتی ہے کہ ان نظموں اور ترانوں کا بچے کی دیکھ بھال اور تربیت پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے، کہ بچے کو وہ محبت و رحمدلی پیدا کرتے ہیں جس کی بچے کو ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ان نظم اور ترانے کے کلمات کا بھی اسکی شخصیت اور نفس میں ایك بہت اچھا اثر پرتا ہے.

ان کے ذریعہ بچے کے ذہن میں شجاعت و بہادری، اور خود اعتمادی کو جاگزیں کیا جا سکتا ہے، اور اس کے دل میں امید اور نجات اور کام کرنے پر متوجہ ہونا، اور صلاح و خیر کی خصلتیں پیدا کی جا سکتی ہیں، لیکن یہ سب کچھ اس وقت ہو گا جب عورت بچوں کے لیے تیار کردہ نظموں اور ترانوں میں اچھے کلمات اختیار کرے.

اصل میں اس طرح کے اشعار گانے میں کوئی خرابی نہیں، اور جب عورت اپنی ظاہری زینت ایسے بچے کے لیے ظاہر کر سکتی ہے جسے عورت کے ستر والی اشیاء کا علم نہیں، اور وہ اس کا ادراك نہیں رکھتا، تو پھر اس کا اپنی آواز میں بچوں کے لیے نظمیں اور ترانے پڑھنا بالاولی جائز ہے.

اور فقہاء کرام کے بیان میں اس کے قریب ہی کچھ کلام ملتی ہے:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مباح غناء کو شمار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اور اس میں عورت کا اپنی گود میں موجود بچے کو چپ کرانے اور بہلانے کے لیے گانا بھی شامل ہے " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 538).

اور شافعی فقہاء میں سے اذرعی کا کہنا ہے:

" اور کسی مشکل اور بھاری کام کرنے کی کوشش کے وقت جو عادت بن چکی ہے: جیسا کہ عرب بدؤوں کا اونٹ ہانکتے وقت حدی خوانی کرنا اور اشعار پڑھنا، اور عورتوں کا اپنے چھوٹے بچوں کو بہلانے کے لیے گانا تو اس کے جواز میں کوئی شك نہیں، بلکہ جب وہ چلنے اور خیر و بھلائی میں اور چستی پیدا کرے تو یہ مندوب ہو گا، مثلا حج اور جہاد میں جاتے ہوئے حدی خوانی کرنا اور اشعار پڑھ کر اونٹ بھگانا، اور جو بعض صحابہ سے وارد ہے اسے بھی اس پر محمول کیا جائیگا " انتہی

ماخوذ از: تحفۃ المحتاج (10 / 219).

لیکن یہاں بعض شروط اور اصول و ضوابط کا خیال کرنا ہو گا جو مندرجہ بالا بیان میں بیان ہوئے ہیں:

1 ـ یہ اشعار اور نظمیں اور ترانے گانے بجانے کے آلات موسیقی سے خالی ہوں، کیونکہ یہ سب آلات حرام ہیں، اور اسے سننا اور اس موسیقی والے نغمات پر بچوں کی تربیت کرنا اور گانا جائز نہیں.

موسیقی کی حرمت کے متعلق تفصیل آپ درج ذیل سوالات کے جوابات میں دیکھ سکتے ہیں:

سوال نمبر (5000) اور (5011) اور (43736) اور (96219).

2 ـ اور کسی بھی بالغ اور نوجوان لڑکی کے لیے غیر محرم مردوں کی موجودگی میں گانے گانا، یا بچوں کے لیے اشعار اور نظمیں اور ترانے پڑھنا جائز نہیں، تو پھر اسے مختلف قسم کے ایجاد کردہ آلات پر ریکارڈ کرانا اور اسے عامۃ الناس میں نشر کرنا اور پھیلانا کیسے جائز ہوگا، اس لیے کہ اگر بچوں کے لیے عورت کی آواز میں نظمیں وغیرہ سننا جائز ہیں، تو غیر محرم مردوں کے لیے اسے سننا جائز نہیں، اور نہ ہی کسی عورت کو اس کے متعلق تساہل سے کام لینا چاہیے، اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے سب سے بہتر اور عفت و عصمت کی مالك بیویوں جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں انہیں کلام میں نرم لہجہ اختیار کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو کلام میں نرم لہجہ اختیار مت کرو، کیونکہ جس کے دل میں بیماری اور روگ ہے وہ طمع کریگا، ہاں قاعدہ کے مطابق اچھی اور بہتر بات کرو الاحزاب (32).

اور جب ہم یہ دیکھتے اور یاد کرتے ہیں کہ کلام میں نرمی اختیار کرنے کی یہ ممانعت اس دور میں تھی جو رسولوں کے بعد سب سے بہتر ترین انسانوں کا دور تھا، یعنی صحابہ کرام کے دور میں، تو ہمارے اس دور میں اس کا حکم کیا ہو گا جس میں فتنہ و فساد اور انحراف بہت زیادہ بڑھ چکا ہے.

امام قرطبی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" يعنى كلام ميں نرمى اختيار نہ كريں، اللہ تعالى نے انہيں حكم ديا ہے كہ ان كى بات ميں سختى ہو، اور كلام ميں فيصلہ كن ہو، اور اس طرح كلام نہ كى جائے كہ اس ميں نرمى ہونے كى وجہ سے دل ميں تعلق پيدا ہو جائے، جيسا كہ عرب كى عورتوں كا مردوں كے ساتھ كلام كرنے ميں نرمى اختيار كرنے كا حال تھا، جس طرح غلط قسم كى عورتيں لہك لہك كر كلام كرتى ہيں.

تو اللہ سبحانہ و تعالى نے انہيں اس طرح كى كلام كرنے سے منع كر ديا.

قولہ تعالى: اور تم قاعدہ كے مطابق اچھى بات كرو .

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كہتے ہيں:

اللہ تعالى نے انہيں حكم ديا ہے كہ وہ نيكى كا حكم ديں، اور برائى سے منع كريں، اور عورت اجنبى مردوں سے كلام كرتے وقت سختى اختيار كريں، اور اسى طرح سسرالى رشتہ دار مردوں سے كلام ميں بھى عورت كو سخت لہجہ ركھنا چاہيے اور آواز بھى بلند نہ ہو، كيونكہ عورت كو آواز پست ركھنے كا حكم ديا گيا ہے.

تو اجمالى طور پر قول معروف يہ ہوا: وہ صحيح بات جو شريعت كے مخالف نہ ہو، اور نہ ہى نفس اس كا انكار كرتے ہوں " انتہى.

ديكھيں: الجامع لاحكام القرآن (14 / 177).

اور آپ سوال نمبر (11563) كے جواب كا بھى مطالعہ ضرور كريں.

تو اس طرح يہ ثابت ہوتا ہے كہ آج كل كچھ ٹى چينل جو گانے اور ترانے نوجوان لڑكيوں كى آواز ميں اس خيال سے نشر كر رہے ہيں كہ يہ بچوں كے ليے ہيں، يہ سب كچھ غلط ہے صحيح نہيں، كيونكہ اسطرح كى اشياء پيش كرنا اسے سننے اور اس كى خوبصورت سريلى آواز سے فتنہ كى دعوت دينا ہے، اور پھر اس ميں ان اصول و ضوابط سے بھى نكلنا ہے جو اوپر بيان ہوئے ہيں، اس ليے جو لوگ بھى اس طرح كے كام كر رہے ہيں، ان كے ليے اس طرح كى نظميں وغيرہ نشر كرنا، يا فروخت كرنا، يا كسى بالغ لڑكى كى آواز ميں ريكارڈ شدہ كيسٹ جارى كرنا جائز نہيں ـ اگر تو يہ اشعار اور نظم كے كلمات اچھے اور صحيح ہوں ـ كيونكہ اس ميں اللہ تعالى كے اس حكم كى مخالفت ہے جس ميں عورت كو اپنى آواز نرم اختيار نہ كرنے كا حكم ديا گيا ہے، اور گانے اور سر لگانے سے بڑى نرمى اور كيا ہو سكتى ہے كيونكہ يہ تو آواز كو لہكانا، اور سر لگانا اور كلمات كو باريك كرنا ہے اور ہر سننے والے كے دل پر اثر كرنے كے ليے يہى كافى ہے.

اور غالبا يہى تساہل اور سستى بہت خطرناك ثابت ہو سكتى ہے اور پھر بالغ مردوں كے ليے بھى گانے ميں منتقل ہو

گا، اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کی موجودگی میں بھی گایا جائیگا !!

یہاں ہم ایك اور چیز کی طرف بھی اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے جو یہ بیان کیا ہے کہ بچوں کے سامنے اس کے ستر میں کچھ تخفیف ہے تو یہ صرف اس بچے کے سامنے ہے جسے ابھی عورت کے متعلق کسی چیز کا علم نہیں، اور وہ عورت کی فتنہ والی اشیاء میں تمیز نہیں کر سکتا، اور نہ ہی وہ ان اشیاء کی طرف متنبہ ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے ان بچوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

یا وہ بچے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں النور (31).

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" یعنی: وہ بچے جو ابھی تمیز کی عمر کو نہیں پہنچے، ان کا اجنبی عورتوں کو دیکھنا جائز ہے، اور اللہ تعالی نے یہاں اس کی علت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ بچے عورتوں کے پردہ والی اشیاء پر مطلع نہیں، یعنی انہیں ان اشیاء کا علم نہ ہو، اور نہ ہی ان میں ابھی کوئی شہوت پائی جاتی ہو جو اس کی دلیل ہے کہ جو بچہ ان اشیاء میں تمیز کر سکتا ہو اس سے عورت پردہ کریگی، کیونکہ وہ بچہ عورت کی پردہ والی اشیاء کو جانتا ہے اور اس پر وہ اشیاء ظاہر ہیں " انتہی.

دیکھیں: تفسیر السعدی (566).

اور " احکام القرآن " میں ابن العربی کہتے ہیں:

" چہرہ اور ہاتھ کے علاوہ باقی پردہ کے وجوب میں اختلاف ہے اور اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول: لازم نہیں.

دوسرا قول: لازم ہے، کیونکہ وہ بچہ ہو سکتا ہے اسے شہوت آئے، اور وہ عورت بھی اسے چاہے؛ اور اگر وہ عمر بلوغت کے قریب ہو تو وہ بالغ کے حکم میں ہے، اور اس سے پردہ کرنا واجب ہو گا " انتہی.

دیکھیں: احکام القرآن (3 / 1375).

اس طرح کے باتیں کرنے والے کمزور قسم کے عذر اور دلائل پیش کرتے ہیں:

کچھ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں عید کے روز چھوٹی بچیاں اشعار نہیں گا رہی تھیں ؟

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں گانے کی اجازت دی اور انہیں کرتے رہنے دیا ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

حق تو یہی ہے کہ حق پیروی کی جائے، اور ہماری شریعت میں نوجوان اور بالغ لڑکیوں کو اپنی زیب و زینت اور پرفتن اشیاء لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے کی ممانعت کی گئی ہے، اور اس میں سریلی اور باریك اور نرم آواز بھی شامل ہوتی ہے.

اور آپ نے جو حدیث ذکر کی ہے وہ حدیث صحیح ہے، اور اسے امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

" میرے پاس ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ آئے تو گھر میں میرے پاس انصار کی دو بچیاں وہ اشعار گا رہی تھیں، جو انصار نے یوم بعاث کے متعلق آپس میں کہے تھے، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ دونوں بچیاں گانے والی نہیں تھیں، تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطان کی آواز؟ اور یہ عید کا روز تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابو بکر ہر قوم کا عید کا تہوار ہوتا ہے، اور ہماری یہ عید ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (987) صحیح مسلم حدیث نمبر(892)

مگر یہ ہے کہ علماء کرام اس کی شرح میں کہتے ہیں، یہ دونوں بچیاں ابھی چھوٹی اور نابالغ تھیں، تو یہ مکلف نہیں تھیں.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جاریہ عورتوں اسی طرح ہے جس طرح مردوں میں غلام یعنی بچہ ہے اور ان دونوں کو یہ نام اس وقت دیا جاتا ہے جب وہ ابھی بلوغت سے کم عمر میں ہوں " انتہی.

دیکھیں: المفہم لما اشکل من صحیح مسلم (8 / 10).

اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا گانے کو شیطانی آواز اور مزمار الشیطان قرار

دینے کا اعتراف کیا ہے اس کا انکار نہیں کیا، اور انہیں وہ اشعار پڑھتے رہنے دیا کیونکہ وہ دونوں بچیاں مکلف نہ تھیں، اور وہ ان اشعار کو گا رہی تھیں جو اعراب نے یوم بعاث میں بہادری و شجاعت اور لڑائی کے متعلق کہے تھے، اور دن عید کا تھا.

تو شیطانی گروہ نے اس میں وسعت پیدا کر کے اسے خوبصورت اور اجنبی عورت کی آواز تك پہنچا دیا، یا پھر اس میں اس بچے کو بھی شامل کر لیا جو ابھی نابالغ ہے اور اس کی آواز فتنہ ساز ہے، اور اس کی شکل بھی فتنہ ساز، اور وہ اشعار بھی وہ گاتے ہیں جس میں فسق و فجور اور زنا اور شراب نوشی کی دعوت دے، اور اس کے ساتھ آلات موسیقی بھی استعمال کیے جاتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایك احادیث میں حرام کیے ہیں.

اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اس میں تالی بجانا اور رقص بھی ہوتا ہے، اور یہ وہ غلط اور بری شکل اور ہئیت ہے جو کسی بھی شریعت میں صحیح نہیں اسے کسی نے بھی حلال نہیں کیا، چہ جائیکہ اہل علم اور ایمان اسے حلال کہیں، اور وہ اس میں ان نابالغ اور غیر مکلف بچیوں کے اشعار پڑھنے کو دلیل بنائیں جو انہوں نے شجاعت و بہادری کے اشعار عید کے روز پڑھے تھے، اس میں نا تو کوئی بانسری تھی، اور نہ ہی دف، نہ تو کوئی رقص و ناچ تھا اور نہ ہی تالی و بھنگڑا.

تو اس طرح یہ لوگ ایك صریح اور واضح اور محکم اس متشابہ کے ساتھ ترك کر رہے ہیں، اور ہر باطل قسم کے شخص کی حالت یہی ہوتی ہے، جی ہاں ہم اس طرح کی چیز کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھی ہم اسے نہ تو حرام کرتے ہیں، اور نہ ہی اس کا انکار کرتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ بعینہ اسی طریقہ پر ہو، - بلکہ ہم تو اسے حرام کہتے ہیں - بلکہ سب اہل علم بھی اسے حرام کہتے ہیں - جو اس کے مخالف محفل سماع ہو " انتہی.

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان من مصائد الشیطان (1 / 257).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" فی نفسہ عورت کی آواز کا پردہ نہیں، اس کا سننا حرام نہیں، لیکن حرام اس وقت ہو گی جب اس کی آواز میں نرمی اور لہك ہو، تو خاوند کے علاوہ یہ آواز باقی سب پر حرام ہے، اس طریقہ پر وہ صرف اپنے خاوند سے بات کر سکتی ہے، باقی مردوں کے لیے اس کا سننا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں، اگر تم اللہ کا تقوی اختیار کرو تو اپنی کلام میں نرم لہجہ اختیار مت کرو، تو جس کے دل میں روگ ہے وہ طمع کریگا، ہاہ قاعدہ اور اصول کے مطابق اچھی بات کرو الاحزاب (32).
انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 202).

اور اگر فضائی چینلوں پر ان نظموں اور ترانوں کی ضرورت باقی رہی تو اس کے لیے نوجوان لڑکیوں کی آواز میں نظموں اور ترانوں کی بجائے چھوٹی بچوں کی آواز میں نشر کر کے اس سے مستغنی ہوا جا سکتا ہے، وہ بچے آپس میں بیٹھ کر ایك دوسرے کے سامنے نظمیں پڑھیں، تو ان کی خوبصورت آواز لے لی جائے جو عورتوں کے ترانوں اور نظموں کے قائم مقام ہونگے، تو اس طرح مقصد بھی حاصل ہو جائیگا، اور ان شاء اللہ ممانعت بھی ختم ہو جائیگی.

اور خلاصہ یہ ہوا کہ:

نوجوان اور بالغ لڑکی کا تین شروط کے ساتھ بچوں کے لیے نظمیں اور ترانے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں:

1 ـ یہ کہ گائے گئے کلمات اور ترانے مباح اور جائز کلمات پر مشتمل ہوں، اور اس میں خیر و بھلائی کی باتیں ہوں.

2 ـ اس میں کسی بھی قسم کی موسیقی اور آلات ساز استعمال نہ کیے گئے ہوں.

3 ـ اور یہ غیر محرم مردوں کی موجودگی میں نہ ہو، اور نہ ہی انہیں فضائی چینل وغیرہ کے ذریعہ سرعام سب کے لیے نشر کیا جائے.

بلوغت کی حد اور عمر کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (21246) اور (70425) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .